مدیر مسؤل	علامہ فدا حسین رضوی
مدیر	مولانا مفتی مختار علی رضوی
معاون مدیر	کاشف اقبال مدنی
سرکولیشن منیجر	غلام حسین عرفانی
ناظم اشاعت	مولانا محمد شفیق قادری
انچارج شعروادب	علامہ سفیر احمد سفیر
انچارج آفس	ریحان طاہر عرفانی

ترسیل زر خط وکتابت مرکزی دفتر

متصل جامع مسجد جلالی

خیابان اقبال بخش کالونی پیرودہائی راولپنڈی

E-mail:
charyar.e.mustafa@gmail.com
www.charyar.e.mustafa.net
Mobile: 0333-5170513

مجلس مشاورت

مرشدِ کامل کی ضرورت اور پہچان

تحریر: صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی (گولڈ میڈلسٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں یوم قیامت کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ

(سورۃ بنی اسرائیل: 71)

"جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔"

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قادری رحمۃ اللہ علیہ اس آیتِ مقدسہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے۔ شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر کوئی صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مریدی سب کا ثبوت ہے۔"

(تفسیر نور العرفان: صفحہ 461: پیر بھائی کمپنی لاہور)

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارۃ والقضاء: صفحہ 320: قدیمی کتب خانہ کراچی)

"جو اس طرح مرا کہ اس کے گلے میں بیعت نہیں وہ جاہلیت کی موت مرا۔" حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قادری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: "جو بغیر مرشد پکڑے مر جائے اس کی موت کفار کی سی ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں: جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے، یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔"

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: جلد 5 صفحہ 364: نعیمی کتب خانہ گجرات)

مجددِ دین وملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: "مرید ہونا واجب ہے یا سنت؟ نیز مرید کیوں ہوا کرتے ہیں؟ مرشد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟" تو آپ نے جواب دیا: "مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتصالِ مسلسل۔ تفسیر عزیزی دیکھو آیۂ کریمہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا) میں اس کی طرف ہدایت ہے، یہاں تک فرمایا گیا من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان (جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے) صحبتِ عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیحہ متصلہ میں اگر انتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کے برکات ابھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں، قبر میں، حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ: جلد 26 صفحہ 570: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سوال آیا: "اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہوگا یا نہیں کیونکہ تمہارا رب عزوجل حکم کرتا ہے کہ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

(سورۃ المائدہ: 35)

اور ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ۔" تو آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمایا۔ جواب کا ابتدائی حصہ قارئین کے استفادہ کے لیے یہاں نقل کیا جارہا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: "ہاں اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارھم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے۔ ایک یہ کہ بے پیر فلاح نہ پائے گا۔ حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہٗ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں سمعت کثیرا من المشائخ یقولون من لم یر مفلحا لا یفلح یعنی میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔ دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے۔ عوارف شریف میں ہے روی عن ابی یزید انہ قال من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان یعنی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے ہیں: جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے۔ رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے یجب علی المرید

ان یعاذب بشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابدا هذا ابو یزید یقول من لم یکن له استاذ فامامه الشیطان یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا کبھی فلاح نہ پائے گا۔ یہ ہیں ابو یزید کہ فرماتے ہیں جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔ پھر فرمایا سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الشجرة اذا نبتت بنفسها من غیر غارس فانها تورق ولکن لا تثمر کذلک المرید اذا لم یکن له استاذ یاخذ منه طریقة نفسا فنفسا فهو عابد هواه لا یجد نفاذا یعنی میں نے حضرت ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ پیڑ جب بے کسی بونے والے کے آپ سے آپ اُگے تو پتے لاتا ہے مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کے لیے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائے گا۔"

(السنیہ الانیقہ فی فتاوی افریقہ: صفحہ 98 مکتبہ نوریہ کراچی)

معلوم ہوا کہ مرشد وہ ہستی ہے جس سے نسبت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ تک رسائی کا وسیلہ ہے اور مرشد ہی وہ ہستی ہے جس نے نزع میں، قبر میں اور پھر حشر میں کام آنا ہے اور مرید کی فلاح کا وسیلہ بننا ہے۔ مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دینا سنت ہے اور کسی کو مرشد نہ بنانا شیطان کو مرشد بنانا ہے۔ قارئین کرام! ایک انتہائی قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ پیر بنانا جتنا ضروری ہے اس سے کہیں زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ صحیح اور متبع سنت پیر تلاش کیا جائے، اس لئے کہ آج ہمارے معاشرے میں پیری مریدی فقط ایک کاروبار بن کر رہ گئی ہے، باپ گدی نشین اور پیر ہے تو بیٹا بھی پیر ہے اگر چہ اس کا چہرہ داڑھی کے نور سے محروم اور عمل شریعت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اور اس کا لباس، اس کی چال ڈھال، اس کا اٹھنا بیٹھنا، اس کی جلوت وخلوت اور اس کا لوگوں کے ساتھ برتاؤ سنتِ نبوی سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔ پیروں اور مرشدوں کی ایک بڑی تعداد نہ تو اہل سنت وجماعت کے عقائد ونظریات کا کما حقہ علم رکھتی ہے اور نہ ہی ان کا اخلاق وکردار سنت کے مطابق ہے۔ مریدوں کو بدعات و منکرات سے روکنے کی بجائے خود بدعات کو پروان چڑھایا جاتا ہے اور اعلانیہ شریعت کی مخالفت کی جاتی ہے۔ پیر خود بے داڑھی ہوگا تو کیا وہ مریدین کو داڑھی رکھنے کی تلقین کر پائے گا؟ اور جو خود بے نماز ہوگا کیا وہ اپنے متوسلین کو نماز کی ترغیب دے سکے گا؟ سوال یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو مرشد بنانا جائز ہے یا نہیں اور ان کی مریدی میں آنا کسی دینی فائدے کا باعث ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے مرشد کی شرائط ملاحظہ کیجئے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں:

ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو، اس لیے کہ بد مذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

دوسری شرط ضروری علم کا ہونا، اس لیے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔

تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا، اس لیے کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے، دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی۔

چوتھی اجازت صحیح متصل ہو جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔

جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس کو پیر نہیں پکڑنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ: جلد 21 صفحہ 491)

آسمان علم وفضل اور تصوف وسلوک کے نیر اعظم حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت سے شرف قبولیت پانے والی اپنی شہرہ آفاق تصنیف سبع سنابل میں ان چار بنیادی شرائط کے علاوہ دس مزید شرائط بھی بیان کی ہیں جن میں حلال کھانا، ہمیشہ سچ بولنا، لذات دنیوی کو ترک کرنا، مال جمع نہ کرنا، مخلوق کی خیر خواہی چاہنا، خود نمائی سے بچنا، مرید بنانے کی حرص سے خالی ہونا، مخلوق کی زیادتیوں پر صابر رہنا، گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنا، اور کشف وکرامت کا دلدادہ نہ ہونا شامل ہیں۔

(سبع سنابل: اردو ترجمہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ 117 تا 119: فرید بک سٹال لاہور)

جس شخص سے بھی کسی خلاف عادت معاملے کا ظہور دیکھنے میں آئے ہمارے ہاں اس کو صاحب کرامت ولی سمجھ کر مرشد بنا لیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر وہ شخص جس سے کوئی خلاف عادت معاملہ ظاہر ہو ضروری نہیں ہوتا کہ وہ ولی ہی ہو۔ ولی کی پہچان خلاف عادت امور سے نہیں ہوتی بلکہ شریعت کے ساتھ اس کی پختہ وابستگی سے ہوتی ہے۔ ولی وہ ہوتا ہے جس کا ظاہر وباطن شریعت کے رنگ میں رنگا ہوا ہو اور اس کا کوئی عمل قرآن وسنت کے احکام کے خلاف نہ ہو۔ اور جس شخص کا ظاہر وباطن شریعت کے خلاف ہے وہ ہوا میں اڑتا ہوا بھی آجائے تو اسے صاحب کرامت نہیں مانا جائے گا بلکہ شعبدہ باز سمجھا جائے گا۔ حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کی دسویں شرط یوں بیان

فرماتے ہیں: ''دسویں شرط یہ ہے کہ کشف اور کرامتوں کا متوالا نہ ہو بلکہ استقامت کا شیدائی ہو،اس لیے کہ خلاف عادت امور اور کشف تو بے دینوں سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔''

(سبع سنابل:صفحہ 119)

اسی سلسلے میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا جس کا سایہ بالکل نہ تھا۔جب ایک شخص اس کے نیچے آتا اس کے لائق سایہ ہو جاتا،دوسرا آتا تو دو کے لائق ہو جاتا۔غرض ایک لاکھ تک آدمی اس کے سایہ میں رہ سکتے اور جہاں ایک لاکھ سے ایک بھی زیادہ ہوا سب دھوپ میں۔اسی کا ایک حوض تھا۔صبح کو لوگ آتے،کوئی اس میں پیالہ بھر کر دودھ ڈالتا،کوئی شربت،کوئی شہد،جس کو جو پسند آتا یہاں تک کہ وہ بھر جاتا اور سب چیزیں خلط ہو جاتیں۔اب جس کو حاجت ہوتی پیالہ ڈالتا،جو شے جس نے ڈالی ہوتی وہی اس کے جام میں آجاتی۔یہ کافر اور وہ بھی کیسے بڑے کافر کا استدراج تھا! اسی واسطے اولیائے کرام فرماتے ہیں کشف و کرامت نہ دیکھو،استقامت دیکھو کہ شریعت کے ساتھ کیسا ہے۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت:مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:حصہ چہارم صفحہ 442،مکتبۃ المدینہ کراچی)

حضرت امام ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کرامت کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں: ''کرامت وہ خلاف عادت کام ہوتا ہے جو کسی آدمی کے احکام شریعت پر قائم رہنے کی حالت میں اس سے ظاہر ہو۔''

(کشف المحجوب:اردو ترجمہ عبد الرؤف فاروقی:صفحہ 349،اسلامی کتب خانہ لاہور)

کرامت کی یہ تعریف اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ احکام شرع کی مخالفت کرنے والا اور بے عام بدعات و منکرات کا ارتکاب کرنے والا شخص ہرگز ولی نہیں ہو سکتا اور بدعقیدہ و بدعمل آدمی سے ظاہر ہونے والا خلاف عادت کام کرامت نہیں کہلا سکتا۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ایسے پیر کے بارے میں استفسار کیا گیا جو بغیر پردہ کے عورتوں کو بیعت کرتا ہے اور ان کو اپنے پاس بٹھاتا ہے،حد شرع یعنی ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنے کا حکم دیتا ہے،علماء کی غیبت کرتا ہے،اذان و اقامت کی آواز سنتا ہے مگر مسجد میں نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتا اور کہتا ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست خدا تک پہنچا دیتا ہے تو آپ نے جواب دیا: ''اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں،ایسا شخص اور اس کے پیرو سب گمراہ ہیں،اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک پہنچا دیتا ہے اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطۂ رسول،اگر یہی مراد ہے تو صریح کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ:جلد 14 صفحہ 578)

ایک اور مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا چاروں شرائط بیان کر کے ارقام فرماتے ہیں: ''اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور نا دانی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ بدمذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں،اسے دوسری جگہ مرید ہونا چاہیے جہاں یہ چاروں شرطیں جمع ہوں۔''

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ:جلد 26 صفحہ 568)

مجاہد اہل سنت علامہ قاری محمود الحسن قادری اویسی مدظلہ فرمایا کرتے ہیں کہ جس کا پیر ان چار شرائط کا جامع ہو اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جس کے پیر میں یہ شرائط موجود نہ ہوں اسے نیا پیر تلاش کرنا چاہیے۔

آج ہم بیعت کرتے ہیں مگر ہمارے احوال میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں آتی۔اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم صرف یہ دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص کے نام کے ساتھ پیر طریقت اور رہبر شریعت جیسے القابات موجود ہیں اور وہ کسی آستانے کا گدی نشین ہے تو فوراً اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتے ہیں اور یہ دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ وہ شخص شریعت اسلامیہ کے ساتھ کتنا مخلص ہے اور اس کی اپنی زندگی میں شریعت کی پاسداری کس حد تک موجود ہے۔پیر خود شریعت کا عامل ہوگا تو مریدوں کو بھی اس کی تلقین کرے گا اور خود فیض یافتہ ہوگا تو مریدوں کو فیض سے مالا مال کر سکے گا۔اگر ہمیں دنیا و آخرت میں فلاح درکار ہے تو جامع شرائط مشائخ سے وابستہ ہونا ہوگا اور بدعات و منکرات کے دلدادہ حضرات سے کنارہ کش ہو کر ان کی حوصلہ شکنی کرنا ہوگی۔